غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

THE ALFAZL

QADIAN

# الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ تین پیسے — قادیان

المدیر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

معاون حافظ جمال احمد

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۸ — مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء — یوم پنجشنبہ — مطابق ۱۷ رجب ۱۳۴۳ھ — جلد ۱۲




## مدینۃ المسیح

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

(۲) خاندان حضرت مسیح موعود اور خلافت اولیٰ کے سب ممبران خیریت سے ہیں

(۳) ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی چھوٹی صاحبزادی بیمار ہے۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(۴) مولوی عبد الخالق صاحب مبلغ ایٹہ سے واپس تشریف لائے۔ اور صوفی محمد ابراہیم صاحب امیر المجاہدین آگرہ سے۔ بابو ذات دین صاحب امرتسری دفتر آگرہ سے۔ حافظ سید عبد المجید صاحب منصوری سے۔ منشی نیاز محمد صاحب تھانیوال سے اور میاں محمد یوسف صاحب بھوپال سے اور بابو فیض احمد صاحب دکاڑہ سے تشریف لائے

(۵) مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مولوی فاضل جو حصول تعلیم کے لئے قادیان تشریف لائے ہوئے تھے۔ واپس اپنے وطن مالابار تشریف لے گئے

## نظم

### نزول سیدنا محمود بر ساحتِ عکاء نامسعود

شیر خدا بہ عکہ بجائے فتن رسید
اے قدس مژدہ باد کہ باطل شکن رسید

آوازۂ اش بہ بہجہ و عکہ شدہ بلند
شوگی بہ مصر لرزہ و در عشہ بہ تن رسید

صد مژدہ باد میکش خم خانۂ طہور
ساقی بدست جام مدامِ کہن رسید

آں پیکر جمال کہ محمود نام اوست
با زلفِ عنبرین و شکن در شکن رسید

در شہر خود خبر نہ شد از شان او بہ کس
امر بہا کجا بہ خطا و ختن رسید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی سکول کے متعلق

# ایک ضروری اعلان

(نظارت تعلیم و تربیت)

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت میں نے تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی سکول کا چارج بحیثیت عہدۂ ناظر تعلیم و تربیت کے جناب قاضی عبداللہ صاحب سابق مینیجر سے مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۵ء کو مینیجر کے عہدہ کی تمام ذمہ داریوں سمیت لے لیا ہے۔ اور میں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے خاص دعا کی درخواست کرتا ہوں ایسا ہی اپنے تمام احباب سے دعا کے لئے التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے رحم اور قدرت ثانی سے عاجز کو توفیق خاص عنایت فرمائے کہ میں تمام تعلیمی و تربیتی خدمات کو احسن طریق سے سرانجام دے سکوں۔ جن کی ایک ایسی اہم انسٹیٹیوشن کے افسر اعلیٰ سے امید کیجاتی ہے۔ اور ان تمام کارکنوں کے دل میں اپنے فضل سے الہام کرے۔ کہ وہ پورے نشاط و ہمت سے ان خدمات کے سرانجام دینے میں میرے مددگار ہوں۔ وہ اپنے فضل محض سے مشکلات کے وقت ہمارا رہنما ہو۔ اسکے سوائے کوئی رہنما کوئی مشکل کشا نہیں۔

میں نہیں جانتا کہ آئندہ حالات کیسے پیش آئیں۔ اور ہمیں کس قسم کی خدمت کی توفیق ملے۔ اور ہماری کوششیں کس طرح نتیجہ خیز ہوں لیکن میں احباب کو اس وقت اتنا اطمینان دلا سکتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی توجہ تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی سکول کی اصلاح و تحسین و ترقی کی طرف خاص طور پر منعطف ہوئی ہے۔ اور اس لئے صدر انجمن نے اس کا انتظامی طور پر تعلق نظارت تعلیم و تربیت کے ساتھ بذریعہ ریزولیوشن ۱۲۷ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۳ء کر دیا ہے۔ اور نظارت کے ساتھ سکول کی وابستگی کے معنے طبعی طور پر یہ ہیں۔ کہ وہ خلافت مقدسہ کے فیوض سے اپنی تعلیمی و تربیتی آب پاشی براہ راست حاصل کرے۔ اور تمام کارکنان تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی سکول اور اسکے طلباء اور ان کے والدین و سرپرستوں و اقرباء کے لئے یہ نیا تعلق کچھ کم خوشی کا مقام نہیں ہے۔

بنابریں میں پورے اطمینان سے اس بات کا اعلان کر سکتا ہوں۔ کہ خواہ کوئی بھی نظارت ہذا کا انچارج افسر ہو اس نئے تعلق کی وجہ سے انشاء اللہ العزیز سکول کی تعلیمی و تربیتی حالت روز بروز بہتر ہی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم و قدرت ثانی سے سابقہ شکایات کا سد باب من کل الوجوہ ہوگا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے اس کا ایک نیا تعلق بہ اعتبار انتظام کے قائم ہوا۔

اس لئے چاہیئے۔ کہ احباب اپنے بچوں کے مستقبل پر رحم کرتے ہوئے علیحدگی کی چند روزہ تکلیف کو برداشت کر کے جس طرح ہو۔ تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی سکول سے مستفیض ہونے کے لئے اس دار الامان کی بستی میں بھیجیں۔ جس میں خدا کے مسیح نے ظہور کیا۔ اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان وعدے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ مومن کا اخلاص ضائع ہو بشرطیکہ وہ ہر قسم کی ملونی اور دنیا داری کی آمیزش سے پاکیزہ ہو۔ یکم اپریل ۱۹۴۵ء سے نئی صف بندی ہوگی۔ پس چاہیئے کہ پندرہ مارچ تک درخواستیں آجائیں۔ اور یکم اپریل سے پہلے سکول اور بورڈنگ میں داخل ہونیوالے طلباء پہنچ جائیں۔

تعلیم الاسلام کے تعلیمی سٹاف اور بورڈنگ کے سٹوریل سٹاف کو مضبوط کرنے کا سوال زیر غور ہے۔ اور اس کے متعلق نیا نظام بھی تیار ہو رہا ہے۔ جس کی کاپی اسوقت نظارت ہذا کا کلرک نقل کر رہا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ نیا نظام احباب کے لئے بہت کچھ تسلی کا موجب ہوگا۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

---

# نور ہاسپٹل کی امداد

ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن مساکیو کونٹ ضلع گورداسپور کو نور ہاسپٹل سے ایک گہری دلچسپی ہے۔ وہ اپنے میڈیکل سکول کی طالب علمی کے زمانہ میں مجھے نور ہاسپٹل میں آکر ملتے۔ اور نہایت شوق سے مجھ سے کہا کرتے تھے، کہ میں پاس ہو جاؤں۔ تو آپ مجھے اس ہاسپٹل میں اپنے ماتحت لگالیں۔ میں انشاء اللہ آپکا ہاتھ بٹاؤں گا۔ تعلیم سے فارغ ہونے پر حسب دستور ان کو ملٹری ڈیوٹی پر حاضر ہونا پڑا اور وہ نور ہاسپٹل میں کام کرنے کے شوق کو پورا نہ کر سکے مگر تاہم انہوں نے بھلایا نہیں۔ جب وہ حصار میں تھے۔ اور ابھی افریقہ نہ گئے تھے۔ تو میں نے نور ہاسپٹل کے لئے ان سے کچھ امداد چاہی۔ اس وقت تک تو ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ مگر جب افریقہ چلے گئے۔ تو تقریباً ایک سال بعد ان کی طرف سے انگلینڈ کے بنک کے نام کی ہنڈی ۳۲ پونڈ ۳ شلنگ کی جب ان دنوں میں ملی۔ جبکہ انگلینڈ کے سفر کی تیاری ہو رہی تھی۔ انہوں نے اپنی چٹھی میں لکھا کہ یہ روپیہ نور ہاسپٹل کے لئے خوردبین کے لئے یا جو اوزار میں چاہوں۔ خرید کروں۔ میں نے بروقت امداد کو غنیمت سمجھا۔ چنانچہ میں نے لندن میں وہاں کی نہایت مشہور فرم سے ۳۳ پونڈ ۱۵ شلنگ ۱۰ پنس کے اوزار خرید لئے۔ جو کہ عنقریب انشاء اللہ پہنچ جائیں گے۔ مگر ابھی ان پر کسٹم ڈیوٹی اور کرایہ جہاز و ریل کا خرچ تقریباً ساٹھ روپے اور ہو گا جس کے لئے زیادہ تر انہی احباب سے کہ جنھوں نے افریقہ میں مندرجہ بالا رقم جمع کی تھی۔ درخواست ہے۔ کہ اس بقیہ خرچ کو بھی وہی پورا کر دیں۔ مگر دوسرے احباب بھی اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے جو فہرست چندہ دہندگان کی افریقہ سے بھیجی۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

| نمبر | نام | شلنگ | پونڈ |
| --- | --- | --- | --- |
| (۱) | حاجی محمد عثمان صاحب آف بھان وڈ کاٹھیاواڑ | ۵ | ۷ |
| (۲) | عمر حاجی قاسم ایوب صاحب آف پوربند | ۵ | ۷ |
| (۳) | ہاشم حاجی اسماعیل صاحب آف پوربند | ۵ | ۷ |
| (۴) | مسٹر ولی محمد آدم صورتی آف کچھ بھُن | ۵ | ۲ |
| (۵) | مسٹر حسین عثمان صاحب آف بھاونگر | ۱ | ۱ |
| (۶) | مسٹر عمر بن حسن آف جام نگر | ۱ | ۱ |
| (۷) | مسٹر عمر بن صالح آف جام نگر | ۱ | ۱ |
| (۸) | مسٹر سلیمان رحمت آف جوناگڑھ | ۱۵ | ۰ |
| (۹) | مسٹر عیسیٰ الیاس آف پوربندر | ۱۰ | ۰ |
| (۱۰) | مولوی محمد حسین ہاشم آف مانا ودھ | ۱۰ | ۰ |
| (۱۱) | مسٹر سلیمان نتھو جام نگر | ۱۰ | ۰ |
| (۱۲) | مسٹر ابراہیم اسحٰق آف پوربندر | ۵ | ۰ |
| (۱۳) | ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب قادیان | ۵ | ۲ |
| | کل میزان | ۸ | ۳۲ |

۵ شلنگ ہنڈی کا خرچ وضع کر کے ۳۲ پونڈ ۳ شلنگ کی ہنڈی وصول ہوئی۔ میں عبدالرحمان صاحب کی سعی کا بہت شکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور چندہ دہندگان کو بھی اللہ تعالیٰ بہت بہت اجر دے۔ اور دوسرے احمدی احباب کو بھی شفاخانہ کی امداد کی ہمت عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار حشمت اللہ از قادیان

---

**الفضل کا غریب فنڈ** کئی ایسے اصحاب ہیں۔ جو الفضل پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اور اسکی قیمت تمام یا پوری نہیں دے سکتے۔ مہربانی فرما کر اعلان نکاح کرنیوالے اور دوسری خوشی کی تقاریب پر ایک ایک روپیہ اس فنڈ میں بھیجیں تاکہ ہم ایسے غیر مستطیع اصحاب کے نام الفضل جاری کر سکیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء

# قرآن مجید ہی مکمل و محفوظ کتاب اللہ ہے

## باقی سب مذاہب کی کتابیں ناقص اور محرف و مبدل

خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے کہ جس طرح وہ ہمیشہ انسان کی جسمانی تربیت کے لئے سامان مہیا فرماتا ہے۔ اسی طرح اسکی روحانی تربیت کے لئے بھی اس نے ہمیشہ سامان مہیا کئے۔ اور کرتا ہے اور جب تک اسکے منشار کے ماتحت انسانی وجود قائم ہے۔ اسکی روحانی تربیت کا انتظام بھی اس کی طرف سے ہوتا رہے گا۔ کیونکہ جس طرح جسم کو اس نے پیدا کیا۔ اسی طرح رُوح بھی اسی کی مخلوق ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ جسم کی تربیت کے لئے تو اسقدر وسیع انتظام ہو۔ لیکن رُوح کی تربیت اور ترقی کے لئے کچھ بھی بندوبست نہ کیا جاتا۔ پس جس طرح اس نے جسمانی تربیت کے لئے ایک عام انتظام فرمایا اور کسی خاص قوم یا ملک کی اس میں خصوصیت نہیں رکھی۔ بلکہ ہر شخص اس سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح انسان کی روحانی تربیت کے لئے بھی اس نے عام انتظام فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ کوئی ملک اور کوئی قوم اس کی تربیت سے باہر اور محروم نہیں رکھی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولکل امۃ رسول۔ انسانوں کی رُوحانی تربیت کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے ہر قوم میں رسُول بھیجے ہیں۔ جن کے ذریعہ ان کو روحانی ترقی کے لئے ہدایات اور ذرائع بتلائے گئے۔ اس لئے ہر ایک مذہبی قوم جو دنیا میں پائی جاتی ہے اس کی بنیاد ضرور صداقت اور حقانیت پر ہے۔ اس لئے ہمیں اس بات کے ماننے سے کوئی انکار نہیں۔ اور نہ کوئی عذر ہو سکتا ہے۔ کہ انجیل بھی خدا کی طرف سے ہی ہے جو مسیح پر نازل ہوئی تھی۔ اور وید بھی ضرور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ جو برہما یا رشیوں پر نازل ہوئے۔ لیکن وہ ہدایتیں چونکہ خاص خاص قوموں اور خاص خاص ملکوں کے مناسب حال دی گئی تھیں۔ اس لئے جو نسخہ ایک قوم کی رُوحانی بیماری کے مطابق اس کو خدا کی طرف سے دیا گیا۔ وہ نسخہ دوسری قوم کو نفع نہ دے سکتا تھا۔ کیونکہ انکی جس طرح بیماری علیحدہ تھی۔ اس کے لئے نسخہ بھی الگ ہی ہونا چاہیئے تھا۔ قوم لوط کا روحانیت سے گر جانے کا جو بڑا سبب تھا۔ وہ اور تھا۔ اور مدین کے بُعد کی جو وجہ تھی۔ وہ اور تھی۔ اور قوم نوح کی غفلت کا بڑا باعث جو تھا۔ وہ اور تھا۔ یہود کے مغضوب ہونے کی وجہ اور تھی۔ اور مسیحیوں کی گمراہی کا سبب یہودیوں کے سبب کے برعکس تھا۔ ایک نے سختی میں ترقی کی۔ اور غضب کرنے کے نتیجے میں غضب پایا۔ اور دوسرے نے محض نرمی ہی نرمی کی راہ اختیار کر کے راہ راست کو کھو دیا۔ اور شریعت کو لعنت سمجھ بیٹھے۔ اور اپنی نجات میں عمل کا کچھ دخل ہی نہ سمجھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہر قوم میں انکے مناسب حال تعلیم دے کر انبیاء کو مبعوث کیا۔ جو انہی قوموں کے ساتھ ہی خصوصیت رکھتی تھی۔ اور اس کی ضرورت بھی تھی۔ کہ تعلیمیں اس زمانہ میں ہر قوم کے مناسب حال الگ الگ دی جاتیں کیونکہ اس زمانہ میں قومی خیال غالب ہونے اور قومی زندگی بسر کرنے کے علاوہ دور دراز ممالک کے ساتھ بین الاقوامی تعلقات قائم کرنے کے ذرائع اور وسائل بھی موجود نہ تھے۔ اس لئے ان کو ایسی تعلیم دینا جو کہ دنیا کی تمام اقوام کی روحانی امراض کے علاج اور نسخہ جات پر مشتمل ہو۔ بے فائدہ اور غیر موزون تھا۔ جس بات کو وہ یا ان کے متبعین دنیا کی مہذب اقوام تک پہنچا نہ سکیں۔ ان کو ایسا وسیع پیغام دینا دانشمندی کے تقاضا کے بھی خلاف ہے۔ اس لئے ان کو جو جو بھی تعلیمیں دی گئیں۔ وہ وقتی اور قومی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کی دائمی حفاظت کا کوئی سامان نہ کیا گیا۔ اور اسی بنا پر ان کی حفاظت کا کوئی وعدہ بھی خدا کی طرف سے انہیں نہیں پایا جاتا۔ اس لئے وہ کتابیں محرف اور مبدل ہو کر اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہیں۔ اور اسی وجہ سے اب کوئی ان کتابوں کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل نہیں کر سکتا۔ جس کی بڑی علامت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہوتی ہے۔ ع

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی

انجیل تو ایسی بدلی کہ مسیح کی انجیل کا تو نام و نشان ہی نہیں ملتا۔ جو ہیں وہ متی مرقس کی ہیں۔ اور بائبل کی تحریف کا بین ثبوت یہ ہے کہ اس میں موسیٰ مرد خدا کے مرنے اور اسکی قبر کے نہ ملنے کا بھی ذکر موجود ہے اور ویدوں کے قدیمی پیرو جہاں اپنی بُت پرستی اور عناصر پرستی سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ویدوں کی نامعلوم وقت سے کایا پلٹ چکی ہے اور اصلی حقیقت اب انہیں نہیں رہی کیونکہ شخصی طور پر تو قوموں میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اپنے مذہب کے خلاف چلتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کا قومی طور پر عناصر پرستی میں مبتلا چلا آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ ویدوں کی تعلیم کا ہی یہ نتیجہ ہے) وہاں تحقیق سے بھی یہ امر بپایہ ثبوت پہنچ چکا ہے۔ کہ ویدوں بھی تحریف کی آندھیوں سے

# اخبارات پر سرسری نظر

### امیر علی کا نیا اخبار

حکومت حجاز کے جدید عارضی صدر مقام جدہ سے ایک جدید اخبار "برید الحجاز" نام ہفتہ میں دو بار شایع ہونے لگا ہے۔ اس اخبار کے جو تازہ پرچے موصول ہوئے ہیں۔ انہیں ۲ جنوری کے نمبر میں لکھا ہے:۔

"گذشتہ اتوار کو پانچ بجے دشمن (ابن سعود) نے جدہ کے خط حرب پر حملہ کیا۔ مگر ہماری اتواپ نے گولہ باری کر کے اُسے "نار حامیہ" میں گرایا۔ اور وہ شکست کھا کر مقتولین چھوڑ کر اور نقصان اُٹھا کر پسپا ہو گیا۔ اور خط حرب پر تمام رات خاموشی دامن رہا۔

دوسرے دن صبح کو طیارہ نے اعلان مطبوعہ لیکر مکہ مکرمہ تک پرواز کی۔ اور مکہ مکرمہ میں یہ اعلانات اس طرح ہوا سے گرائے گئے۔ جس طرح لشکر عدو پر آسمان سے بمب پھینکے گئے۔ دشمن نے تین طرف سے حملہ کیا تھا۔ اور شہر (جدہ) میں اسقدر جوش تھا۔ کہ ہر شخص جو اسلحہ اُٹھانے پر قادر تھا مسلح ہو کر دشمن کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھ رہا تھا"

یہی اخبار "وفد ہندی" کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہم اہل حجاز کو اس وفد کے حالات کا کچھ علم نہیں۔ ہم نے صرف ان کے حالات اخبارات کے صفحات میں پڑھے ہیں۔ ہم کو ڈر لگتا ہے۔ کہ ہماری نسبت ان کی نیتیں درست نہیں۔ اور کہ وہ اپنے خلاف شان ہمارے معاملات میں مداخلت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم عالم اسلامی کی امداد سے مستغنی نہیں۔ مگر ابن سعود ایسا شخص نہیں کہ جو "قیادۃ العرب" کا اہل ہو۔ اور اہل اسلام کی طرف خلوص نیت کے ساتھ برتاؤ کرے اسکے اعمال ان اُمور کی وضاحت کرتے ہیں"

وفد ہند کا بے نیل و مرام واپس آنا اہل حجاز یا حکومت امیر علی کے ان ارادوں اور خیالات کا عملی جواب ہے۔

### ہاں وہابی خنازیر ابھی زندہ ہیں

معزز معاصر اہل حدیث امرتسر لکھتا ہے کہ پادری عبد الحق وغیرہ ہندوستان میں گشت لگا رہے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے تو ہم کو بتایا تھا۔ کہ میری شمشیر تحریر سے دشمنان اسلام۔ سب مٹ جائینگے یہ آواز کیسی ہے۔ جو ہم آج سن رہے ہیں۔ "کیا مرزائی خنازیر ابھی زندہ ہیں" میں عرض کروں گا۔ کہ یہ آپ کے دماغ کی خشکی کا نتیجہ ہے۔ جو آپ ایسے زندہ ہستیوں کی آواز گردان رہے ہیں آتھم یقیناً پیشگوئی کے مطابق مر گیا تھا۔ اور خدا کے فضل سے مسیح موعود کے خدام کے مقابل کوئی پادری کوئی بشپ آنے کی

ہمت نہیں رکھتا۔ ابھی پچھلے دنوں سیالکوٹ میں چیلنج دیکر ڈاکٹر صادق کو گھر بلاکر فرار اختیار کیا۔ پادری عبد الحق تو ہمارے نوجوان فاضل مولوی جلال الدین صاحب سے بُری طرح ہزیمت اٹھا چکا ہے۔ اگر ابھی کچھ دم خم باقی ہے۔ تو اب اسے ہمارے مقابل پر لاؤ۔ اور وہ جو حیات مسیح بجسدہ العنصری کے قائل ہیں۔ اور مسیح کو چوتھے آسمان پر لایزول لایحول الآن کما کان زندہ مانتے ہیں۔ اور اسے حقیقی مردوں کو زندہ کرنے والا جانتے ہیں۔ اور اس طرح پر نیم عیسائی ہیں۔ وہ بھی ساتھ ہی شامل ہو کر اپنا حوصلہ نکال لیں خصوصاً اپنے پرانے دوست آشنا یار مسیح ناصری کی گاڑی کھینچنے والے میر ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو بھی ضرور بلوا لیجئے۔ ہمارا مسیح تو خنازیر اور پھر الخنزیر کو عرصہ ہوا۔ قتل کر چکا۔ ہاں آپ لوگوں کے مزعومہ خنازیر بدستور پھر رہے ہیں۔ اور بڑھتے چلے جاتے ہیں سو یہ بڑے بڑے مجرب وہابی خنازیر جو ابھی زندہ نظر آ رہے ہیں۔ ان کے قتل کی تجویز سردار صاحب فرما کر اپنے فرض منصبی سے سبکدوش ہوں۔

## فرقہ بہائیہ کی بلبنوتا

ہمارے مکرم حضرت ثاقب نے اپنے آسمان سخن سے جو دس ہیش شہاب گرائے تو ان چھوٹے چھوٹے فتنہ پردازوں کو روپوش ہونے کے بغیر اپنی سلامتی کی کوئی تدبیر نہ سوجھی۔ بڈھے زرقانی نے اپنی حواس باختگی کا ثبوت پبلک کو بہم پہنچایا۔

در عالم قدر روشان ہر دعا و مدعا بین تو
یکے را مستظل و دیگرے صاحب لوا بین تو

بر در کلم کی بھی خوب ہی کہی۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ در عالم پر بھی اچھی درانتی چلائی۔ ایک دیہاتی ملاں صاحب دعوت پر بلائے گئے۔ شاگرد بھی ساتھ تھا۔ حسب دستور حلوا پیش ہوا جسے پنجابی میں سیرا کہتے ہیں۔ اس میں گھی ندارد۔ شاگرد بیچارہ ابھی ابھی باب التعلیل پڑھ کر آ رہا تھا۔ سوچا اور کہا کہ سیرا در اصل شیرا بود۔ عین را برائے مشابہت روغن حذف کردند۔ اسی طرح کہنا چاہیئے۔ کہ در "در عالم" عین برائے مشابہت علمی حذف کردند۔ یا بیاد عین اعور المسیح الدجال حذف نمودند۔ پھر یہ بلبنوتا کی تو ایک ہی کہی۔ ماشاء اللہ! کیا فصاحت ہے کیا بلاغت ہے۔ غالباً یہ اس زبان کا لفظ ہے۔ جو آدہ عطاء نے اپنے کر گہ میں تخلیق فرمائی۔

## ایک مشرکانہ نظم

جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ کی طرف سے خواجہ معین الدین صاحب اجمیری کو مخاطب کر کے ایک نظم شائع کی گئی ہے۔ جس کے بعض مصرعے یہ ہیں:۔

تیرے دروازے پہ آئے ہیں بھکاری مولا
جھولیاں آج تو بھر جائیں ہماری مولا
تیرے در سے نہ پھرا کوئی سوالی خالی
تو نے پھیرا نہ کوئی کاسہ خالی خالی
سخت ناچار ہیں امداد طلب کرتے ہیں
ہمت اے عیسیٰ جان بخش کہ اب مرتے ہیں"

بہتر ہے کہ جمعیتہ تبلیغ الاسلام اپنا نام تبدیل کر دے۔ تاکہ اسلام جو ہمہ توحید ہے۔ بدنام نہ ہو۔ مٹی کے بتوں اور قبروں میں کیا فرق ہے۔ ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین۔

## کشمیر کے متعلق ایک انگریزی خاتون کا بیان

"راجہ ہری سنگھ اب کشمیر ہرگز نہیں جا سکتے آپ ایک گونہ برادری سے الگ کر دیئے گئے ہیں۔ ایک میم کا کسی ہندوستانی سے تعلق پیدا ہو جانا ہمارے نزدیک چنداں قبیح نہیں ہے لیکن کشمیر میں یہ ایک ناقابل عفو فعل تصور کیا جاتا ہے۔ کشمیر کے لوگ ہمیں ملیچھ سمجھتے ہیں۔ اور ہم سے چھونا بھی پسند نہیں کرتے۔ بڈھا مہاراجہ اپنی تین سو پچاس بیویاں لئے جنمیں سے اکثر ان کے متوفی بھائیوں کی وراثت ہیں۔ محل میں بیٹھا رہتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ ایک یورپین کے سانس سے بھی ہوا ناپاک ہو جاتی ہے۔"

## حقیقی راحت دولت میں نہیں

"ہر سال مسٹر فورڈ کو خالص منافع تنتیس کروڑ روپیہ ہوتا ہے۔ اور ۱۹۲۳ء میں آپ نے ۵ ، ۷ لاکھ روپیہ صرف انکم ٹیکس ادا کیا تھا اس قسم کے اور بہت سے کروڑپتی امریکہ میں موجود ہیں۔ جن کے پاس تین کروڑ روپیہ یا اس سے کم و بیش موجود ہے۔ ۱۹۲۲ء میں امریکہ کے اندر ایک لاکھ ۰ ۲ ہزار آدمیوں نے خودکشی۔ اور انہیں سے ۹ ، ۷ کروڑپتی لوگ تھے۔"

اس سے ثابت ہے کہ سچا اطمینان قلبی خدا پر ایمان میں ہے۔ نہ کہ دولت میں۔ جس کے لئے بعض لوگ دن رات بیقرار رہتے ہیں۔

## ہندوستانی مسلم وفد جدہ سے ناکام واپس

"رپورٹ سوڈان۔ ۲ر فروری۔ جدہ کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ وہاں امن و چین ہے۔ ہندوستانی مسلم وفد ابن سعود کو گفت و شنید کے لئے ترغیب و تحریص کی خاطر گیارہ گھنٹہ کی ناکام کوشش کے بعد ۳۰ جنوری کو ہندوستان کو روانہ ہو گیا ہے۔"

خلافت والوں نے پہلے ایک وفد لنڈن بھیجا جس میں ہزاروں پونڈ خرچ ہوئے۔ ناکامی ہوئی۔ پھر جب ترکوں نے خلافت ہی منسوخ کر دی۔ تو انگورہ جانا چاہا۔ اور ظاہر یہ کیا۔ کہ گورنمنٹ روکتی ہے۔ مگر خود انگورہ والوں نے صاف صاف سنا دیا کہ آپ کی ضرورت نہیں۔ اور ہم مسئلہ خلافت پر آپ سے گفتگو نہیں کرنا چاہتے اب ابن سعود کے معاملہ میں دیر سے ہنگامہ برپا کر رکھا تھا وہاں سے بھی اب بے نیل مرام بہت سا خرچ کر کے واپس ہوئے۔ اے کاش! مسلمان سمجھیں۔ کہ خلافت کا قیام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، جو اپنی ہستی ہی نہیں سنبھال سکتے۔ وہ آزاد ممالک کا کیا فیصلہ کرینگے۔

## ابھی سوراجیہ کا وقت نہیں

سوراجیہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر بال بین چندر نے کہا کہ:۔

"سوراجیہ کے لئے میرے دل میں بھی ویسا ہی جوش و خروش ہے۔ جیسا کہ کسی نوجوان کا ہے۔ مگر مجھے زندگی کا تلخ تجربہ ہے۔ جس نے مجھے یہ سبق سکھایا ہے کہ ہمیں صبر سے کام لینا چاہیئے۔ سوراجیہ طلسم سے حاصل نہیں کر سکتے۔ ہاں ہم اچھل کود کر سوراجیہ حاصل تو کر سکتے ہیں۔ مگر وہ سوراجیہ نہیں ہوگا۔ جس کے ہم خواہشمند ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کا ہی راج ہو۔ ہم ہندوستان میں عوام کی جمہوریت عوام کے لئے چاہتے ہیں۔ مگر لوگوں کو اس کی تعلیم دینی چاہیئے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ابھی لوگوں میں سیاسی بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ ابھی ان میں فرقہ وارانہ جاگرتی کا غلبہ ہے۔ سوراجیہ کوئی لباس نہیں ہے۔ جو کسی درزی سے سلا لیا جائیگا۔ پہلے ہمیں سوراجیہ کی سپرٹ کو ترقی دینا چاہیئے۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ صبر و سکوت سے کام لیتے ہوئے پہلے قومیت کی تعمیر میں اپنی تمام قابلیتوں کو صرف کریں۔"

## مسلمان اپنی دولت کس طرح برباد کرتے ہیں

"روزنامہ خلافت نے لکھا ہے کہ مقتول عبد القادر باؤلہ کو اپنے باپ سے بہت سا ورثہ ملا تھا۔ اور انکی جائداد دو سو کروڑ روپیہ کی تھی۔ اس نے ممتاز رقاصہ سے تعلق پیدا کرنے کے سلسلہ میں کئی لاکھ روپیہ صرف کر دیا۔ اب صرف اٹھارہ یا بیس لاکھ روپیہ کی جائداد باقی رہ گئی ہے۔"

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین
مردم ذی مقدرت مشغول عشرتہائے خویش
خرم و خنداں نشستہ با بتانِ نازنین،
عالماں را روز و شب باہم فساد از جوش نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورتہائے دیں

# وید میں الحاق اور تحریف

(۱)

ہندوستان کی نوزائیدہ مذہبی جماعت (آریہ سماج) کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں اگر کوئی کتاب الہامی اور ایشوری گیان کا بھنڈار ہو سکتی ہے تو وہ وید ہے۔ بلکہ جس طرح خدا ازلی ابدی ہے اسی طرح وید بھی ازلی ابدی ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں یہانتک کہا جاتا ہے کہ جب سے وید کا نزول ہوا اُس وقت سے تا ایندم اسمیں کسی قسم کا تغیر یا تبدل نہیں ہوا۔ بلکہ جیسا کہ پروفیسر رام دیو صاحب بی اے نے فرمایا کہ:-

"وید جیسے دنیا کی ابتدا میں تھے ویسے ہی اب بھی ہیں انمیں ایک ماترا (زیر زبر) کا فرق بھی نہیں پڑا۔"

(بھارت ورش کا اتہاس ص۴۷)

اور اسی طرح مشہور معاندِ اسلام پنڈت لیکھرام نے بھی متحدیانہ رنگ میں کلیات آریہ مسافر ص۲۵۹ میں لکھا کہ:-

"وید ہائے مقدس میں تحریفات بالکل نہیں ہوئی ہیں قدیم سے قدیم اور جدید سے جدید نسخہ جات بالکل مطابق ہیں۔"

لیکن برعکس اسکے ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام نے اپنی تصانیف عالیہ میں متعدد جگہ رقم فرمایا ہے۔ کہ موجودہ وید محرف مبدل اور ایک گمراہ کن کتاب ہے۔ اور ایسی حالت میں وید سے کسی بہتری یا فلاح کی امید رکھنا عبث ہے۔ جیسا کہ ذیل کے فقرہ سے معلوم ہوگا۔ ہاں۔ فرماتے ہیں اور علیٰ وجہ البصیرت واقعات و دلائل کی رو سے فرماتے ہیں کہ:-

"یہ بھی ثابت ہے کہ وید بھی محرف ہو چکا ہے۔ پس بوجہ تحریف اس سے کسی بہتری کی امید بھی لاحاصل ہے۔"

(قادیان کے آریہ اور ہم ص۵۹ حاشیہ)

اور یہ ہے بھی درست۔ کیونکہ جو کتاب براہمنوں کی دست برد سے محفوظ نہ رہی وہ کسی صورت میں بھی خالص ایشوری گیان یا خدائی کلام نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جس طرح گدلا اور نجاست آمیز پانی قابل استعمال نہیں ہوتا اسی طرح وہ پانی بھی کسی کام کا نہیں جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بندوں کی روحانی تشنگی بجھانے کے لئے کبھی آسمان سے نازل ہوا تھا۔

لیکن اس موقعہ پر آریہ دوست کہہ سکتے ہیں کہ ہم (آریہ) ان لوگوں کی تحقیق اور دعاوی کو کیونکر رد کریں جو وید کے پنڈت اور سنسکرت کے عالم ہیں جبکہ ان کے ہم آہنگ بعض یوروپین محقق بھی ہوں۔ جنھوں نے کہ وید کے غیر محرف ہونے پر صاد کیا ہے۔

لہذا جب غیر آریہ اور نان ہندو بھی وید کے غیر محرف ہونے کے قائل ہیں تو اسکے بالمقابل مرزا صاحب قادیانی کی رائے کا کیا وزن جو کہ بقول شہید سماج (لیکھرام) سنسکرت بلکہ ہندی تک سے بھی ناواقف تھے۔

لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر دنیا کے تمام آریہ یا تمام ہندو اور تمام سنسکرت کے عالم اور ویدوں کے واقف متفق اللسان ہو کر بھی یہ کہدیں کہ ویدوں میں کسی قسم کا الحاق یا تحریف نہیں ہوئی (حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ خود ہندو محقق وید کے محرف ہونے کے قائل ہیں) تو انکی رائے رد کر دینے کے قابل ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ انکی رائے واقعات اور وید کی اندرونی شہادات کی رو سے باطل ہوگی۔ اگر یہ فرض کے طور پر مان بھی لیا جاوے کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام سنسکرت سے ناواقف تھے یا انہوں نے ہندی بھی نہیں پڑھی تھی۔ لیکن پھر بھی انہوں نے جو کچھ فرمایا وہ قطعی درست اور راست ہے اور ان کی تحقیق اور تنقیح رائے کے خلاف آریہ پنڈتوں کا وید کو محفوظ اور غیر محرف بتلانا یقیناً باطل اور غلط ہے۔ جس کے لئے ہم ایک نہیں دو نہیں تین نہیں چار نہیں بلکہ درجنوں اور کوڑیوں ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ جو خدا کے فضل و کرم سے یقینی اور قطعی غیر قابل تردید ہیں۔ لیکن چونکہ اخبار کے کالم ان تمام دلائل کی نقل کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے فی الحال بطور نمونہ مشتے از خروارے ذیل میں یہ دکھلانے کے لئے کہ وید کے محرف ہونے کے متعلق حضرت اقدس ؑ کا فرمانا کیسا یقینی اور دلائل پر مبنی ہے چند ثبوت نقل کرتے ہیں۔ امید ہے کہ مندرجہ ذیل دلائل کے مطالعہ سے ناظرین بالخصوص آریہ ناظرین پر یہ امر منکشف ہو جائیگا کہ آریوں کے نزدیک جو ویدوں کے عالم یا سنسکرت کے فاضل ہیں انکی تحقیق اور رائے کسقدر بچی، خام اور بے حقیقت ہے۔ اور اسکے خلاف جس کو باوجود سنسکرت۔ ہندی تک سے ناواقف بتلایا جاتا ہے اس کی رائے کسقدر صائب اور واقعات پر مشتمل ہے۔

پس سب سے پہلے ہم پروفیسر رام دیو صاحب کے اس دعوے کی تردید میں کہ ویدوں میں زیر زبر تک کا فرق نہیں پڑا ذیل میں چند مقامات کا ذکر کرتے ہیں۔ جنکے مطالعہ سے نہ صرف یہ معلوم ہوگا کہ وید میں زیر زبر کا فرق پڑ گیا بلکہ حروف تک میں تغیر ہو چکا ہے۔

## پہلا ثبوت

مشہور آریہ سماجی فاضل پنڈت کھیشیم کرن داس اپنی تفسیر اتھروید جلد اول ص۱۱ میں لکھتے ہیں کہ:-

"اتھروید کانڈ ۱ سوکت ۲ منتر ۲ میں جو لفظ 'تیجنم' بمعنی روشنی ہے وہ سائن اچاریہ کی تفسیر اتھروید میں 'تیجنہ' بمعنی بانس ہے۔"

## دوسرا ثبوت

یہی آریہ پنڈت لکھتے ہیں کہ اتھروید کانڈ ۱ سوکت ۳۲ منتر ۶ میں جو لفظ "سنستر تم" (فراہم ہوا) ہے وہ سائن کی تفسیر میں "سن شری تم" بمعنی ٹھہرا ہوا ہے۔

یہاں پیش اور زبر کا اختلاف ہے۔

## تیسرا ثبوت

یہی صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"اتھروید کانڈ ۱ سوکت ۲۷ منتر ۲ میں سائن آچاریہ نے 'پُنر بھُواہ' کی جگہ 'پنر بھواہ' لکھا ہے۔"

یہاں زیر اور پیش کا جھگڑا ہے۔

## چوتھا ثبوت

اتھروید کانڈ ۱ سوکت ۲۵ منتر ۲ میں بھی متنازعہ فیہ ایک لفظ ہے۔ جسے آریہ پنڈت کھیشیم کرن داس "کرشی ور تنے" بتلاتے ہیں۔ لیکن سائن آچاریہ "کرشن ور تمنے" کو صحیح بتلاتے ہیں۔ یہاں زیر زبر کا نہیں بلکہ حرف کا اختلاف ہے۔

## پانچواں ثبوت

اتھروید کانڈ ۲ سوکت ۳۳ منتر ۴ میں بھی لفظی اختلاف ہے یعنی اس منتر میں پنڈت کھیشیم کرن داس، تو ایک لفظ کو 'آنین شت' بتلاتے ہیں، لیکن سائن لکھتا ہے کہ یہ لفظ 'انیش مت' ہے

اسی طرح اور بھی بہت سے مقامات نقل کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن طوالت کے خوف سے مزید کی نقل سے احتراز کیا جاتا ہے۔ جسے ان اختلافات کو تفصیل سے دیکھنا ہو۔ وہ ہماری جدید تصنیف "وید میں الحاق و تحریف" کا انتظار کرے جو طبع ہونے والی ہے۔

ان مقامات خمسہ کو نقل کرنے کے بعد آریوں اور بالخصوص شریمان پروفیسر رام دیو صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ ان بیّن اختلافات کے ہوتے ہوئے آپ نے یہ لکھنے کی کیسے جرأت کی کہ ویدوں میں زیر زبر تک کا اختلاف نہیں ہوا؟

خیر۔ یہ تو زیر زبر اور حروف کے تغیرات کے پانچ نمونے تھے اب ہم منتروں کا اختلاف دکھلاتے ہیں۔ لیکن قبل اسکے لیکھرام کے مندرجہ بالا فقرہ کو ناظرین ایک دفعہ پھر پڑھ لیں جو کہ اس نے بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ لکھا ہے کہ:-

"وید ہائے مقدس میں تحریفات بالکل نہیں ہوئی ہیں۔ قدیم سے قدیم اور جدید سے جدید نسخہ جات بالکل مطابق ہیں۔"

اعراب اور حروف کے اختلاف کا اوپر ذکر ہو چکا اب وید کے مختلف نسخوں کا اختلاف ملاحظہ ہو:-

## پہلا اختلاف

سام وید بھاشیہ (تفسیر) سائن آچاریہ مطبوعہ مراد آباد میں مندرجہ ذیل منتر کی عبارت لکھی ہے یعنی:-

" یدوا اُو وِش یتی سشتہ شو پرنیو منُو شُو وِشے ۔
وِش وِیدا گنی ہُتی رکھشانسی سید ہتی "

لیکن سام وید کا جو نسخہ سوامی دیانند جی کے قائم کردہ پریس واقع اجمیر میں چھپا ہے۔ اس میں یہ نہیں ملتا۔ جسکا دل چاہے وہ دونو کا مقابلہ کرکے دیکھ لے ۔

پس کیا اس منتر کا ایک نسخہ میں پایا جانا اور دوسرے نسخہ میں نہ ملنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ اس زمانہ میں وید کے مختلف نسخے باہم مطابق نہیں ؟ کیا اس صریح اختلاف کی موجودگی میں پنڈت لیکھرام کا یہ ادعاء ناروا درست ہو سکتا ہے ؟ کہ

" قدیم سے قدیم اور جدید سے جدید نسخہ جات بالکل مطابق ہیں ۔"

لیکن بات وہی درست ہے جو نِش کلنک اوتار حضرت کرشن قادیانی ؑ نے لکھی کہ وید محرف ہو چکے ہیں ۔ اسیطرح

## دوسرا اختلاف

ملاحظہ ہو :-

" سہ نو بودھی شرنودھی ہو
مُورشیا نو الکھایمنا ہمسن مات ۔"

یہ عبارت یجروید کے اس نسخہ میں لکھی ہوئی ہے جو ویدک پریس اجمیر میں شائع ہوا ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھیے یجروید ادھیائے ۲۵ منتر ۱۸۔ لیکن یجروید کا جو نسخہ شری وینکٹیش پریس بمبئی میں چھپا ہے اس کے ادھیائے ۲۵ میں یہ عبارت نہیں ہے نہ صرف یہ بلکہ یجروید کی تفسیر جو شری ۱۰۸ سوامی مہیدھر جی مہاراج نے کی تھی اسکے ادھیائے ۲۵ میں بھی نہیں ۔ بلکہ جو تفسیر شری پنڈت جوالا پرشاد جی مصر نے بمبئی میں چھپوائی اس کے بھی ادھیائے ۲۵ میں یہ منتر نہیں ملتا ۔

اب اس بیّن اختلاف کے ہوتے ہوئے کون ہے جو حضرت مسیح موعود ؑ کے اس کلام کی تکذیب کر سکے کہ وید محرف ہو چکے ہیں ؟ ایک اکیلا پنڈت لیکھرام ہی نہیں اگر تمام سماجی پنڈت بھی لکھدیں کہ :-

" وید ہار مقدس میں تحریفات بالکل نہیں ہوئی ہیں ۔"

(کلیات ص۲۵۹)

تو بھی وہ واقعات کی بنا پر غلط ہوگا ۔ کیونکہ مندرجہ بالا دلائل و شواہد ویدوں کے محرف ہونے کے منہ بولتے گواہ ہیں ۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

---



# غیر احمدی احباب کیلئے قابل توجہ امر

## ختم کے معنے

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ کہ قیامت کے روز کفار کے منہ پر مُہر لگا دیجائے گی ۔ انکے ہاتھ باتیں کرینگے اور انکے پاؤں انکے خلاف ان کی کرتوتوں کی شہادت دیں گے ۔ مگر دوسری جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے :-

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۔ کہ جسوقت وہ آگ کے سامنے آئینگے ان کے کان اور انکی آنکھیں اور ان کے چمڑے انکے خلاف ان کی کرتوتوں کی شہادت دینگے ۔ اور وہ کفار اپنے چمڑوں کو مخاطب کرکے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی ؟ اور وہ انکو جواب میں کہیں گے کہ خدا نے ہمیں گویائی عطا کی ۔

اب سوال یہ ہوتا ہے کہ ختم کے معنے جو ہمارے مسلمان بھائی کرتے ہیں اس لحاظ سے تو چاہیئے تھا کہ وہ کوئی بات بھی نہ کر سکتے کیونکہ انکے منہ پر تو خدا تعالےٰ مُہر لگا دیگا ۔ پس سوائے اس کے کہ وہ کسی خاص قسم کی کلام کرنے سے رُک جائینگے مطلق کلام کرنے میں مُہر انکے لئے مانع نہیں ہوگی ۔

## کُفّار کے مُنہ پر مُہر لگنے کے معنے

کیونکہ کفار جب قیامت کے روز جمع کئے جائینگے ۔ تو اُسوقت بھی دروغگوئی سے کام لیں گے اور کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ کہ ہم تو اپنے رب کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم شرک نہیں کرتے تھے ۔ جب انکے اعضاء ان کی کرتوتوں کی شہادت دینے لگ جائیں گے تو پھر ان کے منہ پر مہر لگ جائیگی اور جھوٹ بولنا انکا ختم ہو جائیگا ۔ ورنہ عام کلام کے لحاظ سے تو وہ اسی وقت اپنے اعضاء کے ساتھ مکالمہ کرینگے جیسا کہ بیان ہو چکا ۔

پس اسی طرح آنحضرت صلعم کے خاتم ہونے کے بھی یہ معنے ہیں کہ آپ ؐ صاحب شریعت نبیوں کو ختم کرنیوالے ہیں ۔ نہ کہ غیر شرعی نبی بھی آپ کے بعد کوئی نہ آئیگا ۔ اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلعم خود بھی اپنے بعد ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی نہ فرماتے ۔ پس جس طرح کفار کے منہ پر مہر لگنے کے یہ معنے ہیں کہ انکا جھوٹ بولنا ختم ہو جائیگا نہ کہ سچ بھی وہ نہیں بول سکینگے ۔ اسی طرح آں حضرت صلعم بھی شریعت لانیوالے نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں ۔ آپ ؐ کے بعد کوئی شریعت والا کوئی نبی نہیں آئیگا ۔ ہاں ایسا نبی جو آپکی شریعت پر چلنے والا ہو اور آپ ؐ کے ہی دین کا خادم ہو آسکتا ہے اور آیا ہے ۔ آپکا خاتم ہونا بھی مطلق نبوت کے بند ہو جانے کا مفہوم اپنے اندر نہیں رکھتا ۔

---

## یو۔پی۔ کے احمدی توجہ فرماویں !

جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کے موقعہ پر یہ دیکھکر سخت افسوس ہوا ۔ کہ جلسہ میں تمام پنجاب اور ہندوستان کے کل مجمع تیرہ چودہ ہزار احمدیوں میں یو۔پی کے احمدی صرف زیادہ سے زیادہ یکصد و پچاس کے ہونگے ۔ اس کی اصل وجہ یو۔پی کے احمدیوں کی سستی کا نتیجہ ہے کہ وہ کوشش سے تبلیغ نہیں کرتے ۔ اور اسی سستی کا نتیجہ ہے کہ فتنہ ارتداد کی آگ ان کے قریب لگی تھی اور انکو خبر تک نہیں ہوئی ۔ پھر اور سستی یہ کی کہ فتنہ ارتداد میں تبلیغ کے لئے بہت کم شامل ہوئے ۔ اس پر یو۔پی کے احمدی کہتے ہیں کہ ہندوستان میں احمدی کیوں نہیں ہوتے ؟ احمدی کیا ہوں جب ان کو تبلیغ ہی نہ ہو ۔

یو۔پی میں ابھی ہزاروں جگہ ایسی ہیں جہاں کے لوگوں کو یہاں تک بھی علم نہیں کہ قادیانی کس کو کہتے ہیں ؟ وہ ابھی تک یہی سمجھتے ہیں کہ قادیانی کوئی مذہب ہے ۔ انہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ احمدی نماز کیا پڑھتے ہیں ۔ کلمہ انکا کیا ہے ؟ وہ یہی سمجھتے ہیں انکا کلمہ اور نماز اور ہے ۔

غرض یو۔پی میں احمدیت سے لوگ بالکل ناواقف اور بے خبر ہیں ۔ کیا ایسی حالت میں یو۔پی کے احمدی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے تبلیغ کردی ؟ اور کیا پھر ایسی حالت میں ابھی تک ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں گے ؟

ہم پنجاب کے مبلغین کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے فتنہ ارتداد کے کام میں کسقدر تکلیف اٹھا کر وہاں جا کر جہاں کے لوگوں کی وہ عادات سے ناواقف رسومات سے ناواقف ۔ وہاں کی آب و ہوا انکے ناموافق سخت گرمی میں تبلیغ کی ۔ فتنہ ارتداد کو روکدیا ۔

مجھے یو۔پی کے احمدیوں سے اسواسطے شکایت ہے کہ وہ اب فتنہ ارتداد کے میدان میں نہیں آتے ۔ یا اگر آتے نہیں تو آدمی دیں ۔ اگر تمام یو۔پی کے احمدی صرف دس آدمی

ایک سال کے لئے دیدیویں۔ تو ایک سال میں کافی تبلیغ ہو جاوے اور یہ سال تبلیغ کے لئے لازمی اور بابرکت ہے۔ میں بھی یو-پی کا رہنے والا ہوں۔ گو اب قادیان رہتا ہوں۔ اور پہلے اپنی ماہی سہ ماہی پوری کر چکا ہوں۔ اور اس سال پھر ایک سال تک تبلیغ کرنے کا ارادہ ہے۔ اور مفت تبلیغ کرتا ہوں۔ اپنا وطن ہونے کی وجہ سے جوش ہے۔ کہ تبلیغ کروں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ یو-پی کے احمدی جلد یا تو خود میدان تبلیغ میں آوینگے۔ یا آدمی بھیج دیویں۔ خرچ یہاں بہت کم ہوتا ہے۔ ایک آدمی صد رسے روپیہ ماہوار میں اچھی طرح گذارہ کر سکتا ہے۔

خاکسار:- عبدالسمیع احمدی مقیم - آگرہ

## مرحومہ سیدہ محمودہ بیگم

آپ جماعت احمدیہ کے ایک امیر کی بیٹی ایک سکرٹری کی بہن اور ایک سکرٹری تبلیغ کی بیوی تھیں۔ احمدیت آپ کی رگ و ریشہ میں رچی ہوئی تھی۔ اسی امر نے مجھے مجبور کیا۔ کہ علاوہ آپ کی وصیت کے آپ کے مختصر حالات قلمبند کرکے آپ کی احمدی بہنوں تک پہنچاؤں۔

آپ ۱۹۰۴ء میں بمقام لدھیانہ پیدا ہوئیں۔ اور اپنے ایام طفولیت منصوری میں بسر کئے۔ اور احمدی گھر میں تربیت پائی۔ ۱۹۲۲ء جون میں آپ کا نکاح بمقام قادیان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے پڑھا۔ یہ نکاح حضرت مسیح الموعود کی چاردیواری کے اندر پڑھا گیا۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے۔ حضرت مسیح موعود کے خاندان کے علاوہ یہ دوسرا نکاح تھا۔ جو اس مبارک گھر میں پڑھا گیا۔ جہاں خدا کا پیارا نبی نازل ہوا۔ اور اپنی عمر بسر کی۔ بس مبارک وہ کام ہیں۔ جو اس مبارک گھر میں ہوتے ہیں۔

مرحومہ ۱۷ر جنوری ۱۹۲۵ء بمقام دہلی بیمار ہوئیں اور چیچک کا حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے اسقاط حمل ہو گیا۔ بالآخر ۱۴ روزہ شدت کی تکلیف کے بعد بروز جمعۃ المبارک۔ ۳۰ر جنوری ۱۹۲۵ء دار الفنا سے دار البقا کو سدھار گئیں۔ آپ کی عمر اس وقت ۲۰ برس کی تھی۔ اس عرصہ میں دو بچے ہوئے۔ ایک تو آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو گیا۔ اور دوسرا اللہ کے فضل سے زندہ ہے۔ جو آپ اپنی معصوم نشانی چھوڑ گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دنیا میں اگر کوئی عورت کا سچا گواہ ہو سکتا ہے۔ تو وہ اس کا خاوند ہے۔ پس میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ مرحومہ احمدیت کا عملی نمونہ تھیں۔ آپ کو دینی جرأت اس قدر تھی۔ کہ ہر ملاقات کرنے والی عورت سے حضرت اقدس اور سلسلہ کا ذکر کرتیں چنانچہ شہید مغفور مولوی نعمت اللہ خاں کی شہادت کے ایام میں بعض احمدی بہنیں انہیں ملنے آئیں۔ تو مجھ سے ذکر کیا۔ کہ ہمارے پیارے بھائی کی شہادت کا انہوں نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگر ان کا حقیقی بھائی اس طرح کابل میں مارا جاتا۔ تو میں دیکھتی وہ کیسے زرد رہتیں۔ اپنی پڑوسی مستورات کو ہمیشہ تبلیغ کرتیں۔ چنانچہ آپ کی تبلیغ سے کئی عورتیں احمدی ہوگئیں

موت ہر وقت آپ کے مد نظر رہتی تھی۔ جس کا ثبوت یہ امر ہے۔ کہ آپ کا دستور تھا۔ کہ جب رات کو سونے لگتیں تو مجھے کہا کرتیں کہا سنا معاف کردیں۔ شاید ہم صبح کو زندہ اٹھیں یا نہ۔ آپ کہا کرتی تھیں۔ کہ یہ دنیا کی زینت مستورات کو اللہ کی یاد سے غافل کئے ہوئے ہے۔ کاش کہ یہی وقت جو بناؤ سنگار میں خرچ ہوتا ہے۔ اللہ کی یاد اور دعاؤں میں صرف کریں۔

آپ نماز کو نہایت سنوار کر اور پوری پابندی سے ادا کرتیں۔ اور طہارت اور پاکیزگی کا خاص خیال رکھتیں۔ حتیٰ کہ یہ باتیں وہم کی حد تک پہنچی ہوئی تھیں۔ آپ کا اکثر وقت مطالعہ حضرت اقدس کی کتب میں گذرتا۔ اور اخبار الفضل کا ہمیشہ انتظار رہتا۔ حتےٰ کہ جب میں دفتر سے آتا۔ تو مجھ سے الفضل کے متعلق دریافت کرتیں کہ آیا یا نہیں۔ اور کیا خبر ہے حضرت کو دعاؤں کے لئے ہمیشہ اپنے ہاتھ سے خطوط لکھتیں تھیں۔ اور دعاؤں کو ہمیشہ تمام اسباب پر ترجیح دیتی تھیں آپ نے تھوڑا عرصہ ہوا۔ قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا۔ اور ابھی پہلے سیپارہ کے آٹھ رکوع حفظ کئے تھے۔ کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔

تین خصائل اللہ نے آپ کو خاص طور پر عطا کی تھیں اول پردہ کا خاص خیال اور سخت احتیاط کرتیں۔ حتےٰ کہ تمام ان نزدیکی رشتہ داروں سے جن سے عام طور پر آج کل پردہ نہیں کیا جاتا لیکن شریعت نے حکم دیا ہے رشتہ داروں کی ناراضگی کے باوجود پردہ کرتیں۔ دوسرا غیبت سے پرہیز کرتیں۔ اور جب کبھی شملہ کی جماعت کی احمدی مستورات کے جلسے پر موقعہ ہوا۔ آپ کا مضمون اکثر غیبت پر ہوتا تھا۔ تیسرے آپ دل کی سخی اور مصیبت زدہ کے رنج کو اپنا رنج سمجھتی تھیں۔ خیرات ہر ممکن طریق پر کرتیں۔ اور جتنا روپیہ وہ اپنے ذاتی اخراجات کے لئے رکھتیں۔ وہ خیرات دے دیتیں۔

یہ وہ مختصر حالات ہیں۔ جن کی گواہ اکثر شملہ کی جماعت کی احمدی بہنیں ہیں۔ اور میں حسب وصیت مرحومہ کہ "میری احمدی بہنیں اور مائیں میرے لئے دعا مغفرت کریں"۔ میں اپنی احمدی بہنوں سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اس بہن کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ میرا خیال ہے۔ کہ ہر زندہ قوم اپنے وجودوں میں سے گم جانے والوں کا احساس کرتی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ احمدی بہنیں اپنی دعاؤں سے مرحومہ کو محروم نہیں رکھیں گی۔ اور دعا کرکے اپنے ملی فرض کو ادا کریں گی۔ اللہ ان کو اجر عظیم دے۔ آمین

خاکسار:- عبدالحکیم احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شملہ



## اشتہارات



(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

## ناظرین الفضل سے ایک التماس

احباب کو چاہئیے کہ سلسلہ کے متعلق جس کسی کتاب کی ضرورت ہو خواہ وہ کسی دفتر یا دوکان کی ہو خاکسار کی معرفت منگا کر ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق ہونگے کیونکہ اس طرح کتاب بھی پوری قیمت پر ملجاویگی اور مفت میں ایک غریب بھائی کی ہمدردی ہو جاویگی مکمل فہرست کتب مفت

### نصیر شاپ قادیان دارالامان ؎